بسم الله الرحمن الرحيم

وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الْعَصْرِ (عج) اَدْرِكْنَا

براءت فاطمیؑ از خلافت غاصبی

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلہ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ (س):

إِنَّ اللهَ يَغْضِبُ لِغَضَبِكِ، وَيَرْضَى لِرَضَاكِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ (س) سے فرمایا

بیشک اللہ تمھارے غضبناک ہونے سے غضبناک ہوتا ہے

اور تمھارے راضی ہونے سے راضی ہوتا ہے۔

(اہل تسنّن کتاب: المعجم الکبیر — الطبرانی — ج 1 — ص ۱۰۸)

Az Zahra الزہراء
PUBLICATION
Regd. Off.:
AZZAHRA
Imambada Baqerya
20/24, Raudat Tahera Street,
Mumbai - 400 003. INDIA
Email us : info@azzahra.in Website : www.azzahra.in

عالم اسلام میں جتنے بھی فرقے ہیں ان میں مکتب تشیع کو بہت سے امتیازات حاصل ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ وہ رسول اکرم (ص) کی وصیت 'حدیث ثقلین' پر عمل کرتا ہے۔ تشیع کو یہ اعزاز رہا ہے کہ یہ حضرت علی علیہ السلام اور ان کی پاک ذریت کا پیروکار ہے اور یہی اس کی شناخت ہے۔ ابتداء ہی سے اس فرقہ کی بنیاد اتباع اہلبیت پیغمبرؐ رہی ہے۔ عقائد ہوں یا اصول دین، احکام شرعی ہوں یا تفسیرِ قرآن یا تعلیمات اخلاق و آداب، ہر میدان میں شیعہ مذہب نے صرف اہلبیتؑ علیہم السلام کی پیروی کی ہے۔ اس روش کی وجہ قرآن کا یہ فرمان، "میرے حبیب آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو......" (آل عمران: ۳۱)

اور رسول اکرم (ص) کا یہ قول کہ "جو یہ چاہتا ہے کہ میرا اتباع کرے اسے چاہیے کہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب (ع) اور ان کی ذریت کی ولایت کو قبول کرلے۔" (غایۃ المرام ج ا ص ۷۰)
اسی روش پر چلتے ہوئے اہل تشیع نے ہمیشہ سے ان افراد سے محبت کی، جن سے اہلبیتؑ نے اظہار محبّت کیا اور ان سے براءت و بیزاری کی جنھوں نے اہلبیتؑ سے دشمنی یا اختلاف کیا یا جن سے خود اہلبیتؑ نے دوری اختیار کرلی ہو۔ اور چونکہ شیعوں نے سقیفائی خلافت سے براءت اور دوری اختیار کی اس لیے شیعوں پر 'رافضی' اور 'کافر' ہونے کی تہمت لگائی جاتی ہے۔ اس مختصر مضمون میں اس دوری اور بیزاری کی ایک اہم وجہ کا ذکر کیا جارہا ہے۔ اور وہ وجہ دخترِ رسولؐ، خاتون محشر حضرت فاطمہ زہراء صلوات اللہ وسلامہ علیہا کا ان خلفاء سے اظہارِ ناراضگی کرنا ہے۔ اس بات کو صرف معتبر شیعہ ہی نہیں بلکہ مستند اہل تسنّن کتابوں میں بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا شیخین سے شدید ناراض تھیں اور ان کی یہ ناراضگی مرتے دم تک رہی۔ اس ضمن میں اہل تسنّن کے نزدیک اہم ترین کتاب سے دو تین روایات بطور مثال پیش کررہے ہیں۔

- محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی کتاب کے باب کتاب الفرائض کے

بَاب قَوْلِ النبي (ص) لا نُورثُ ما تَرَكْنا صَدَقَةٌ کی حدیث نمبر ۶۳۴۶ میں لکھا ہے کہ : فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فلم تُكَلِّمْهُ حتى مَاتَتْ.
پس فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نے ابو بکر کو چھوڑ دیا اور مرتے دم تک ان سے بات نہیں کی۔
(صحیح البخاري، ج٦، ص ٢٤٧٤، ح ٦٣٤٦)

• اسی طرح بخاری نے خمس کے ابواب میں نقل کیا ہے کہ :
فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رسول اللّٰهِ صلی الله علیه (و آله) وسلم فَهَجَرَتْ أَبَابَكْرٍ فلم تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حتى تُوُفِّيَتْ.
حضرت رسول خدا (ص) کی بیٹی حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) ابو بکر سے غضبناک ہو گئیں اور ان سے بات کرنا تک چھوڑ دیا تھا اور ان سے مرتے دم تک بات نہیں کی۔
(صحیح البخاري، ج٣، ص ١١٢٦، ح ٢٩٢٦)
• اپنی کتاب کے ایک اور باب میں محمد بن اسماعیل بخاري نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی ناراضگی اور اس کی شدت کو ان الفاظ میں رقم کیا ہے۔
وَعَاشَتْ بَعْدَ النبی صلی الله علیه (و آله) وسلم سِتَّةَ أَشْهُرٍ فلما تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا ولم يُؤْذِنْ بها أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عليها۔
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کے بعد فاطمہ (سلام اللہ علیہا) چھ ماہ تک زندہ رہیں اور جب وہ دنیا سے چلی گئیں تو ان کے شوہر حضرت علیؑ نے ان کو رات کو دفن کیا اور ابو بکر کو اس کی بالکل بھنک نہ لگنے دی اور خود ہی ان پر نماز پڑھی۔
(صحیح البخاري، ج٤، ص ١٥٤٩، ح ٣٩٩٨، کتاب المغازي، باب غزوة خیبر)

ان روایات کو شیخ بخاری نے اس طرح اور ان ابواب میں نقل کیا ہے کہ پڑھنے والے کو یہ لگے کہ بنت رسولؐ کی ناراضگی صرف مال فدک اور میراثِ نبیؐ کو لے کر تھی۔ جبکہ اسی بخاری میں موجود روایات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کو دنیا کے مال و دولت

سے کوئی رغبت نہ تھی۔ بہر حال ان تمام روایات سے یہ بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ بنت پیغمبر (ص) شیخین سے شدید ناراض تھیں اور آپؑ نے اپنی ناراضگی کو تاریخ کے اوراق میں درج بھی کروایا ہے۔ چنانچہ کسی بھی لحاظ سے دختر رسولؐ کی ناراضگی کوئی معمولی یا فراموش کرنے والی بات نہیں ہے بلکہ یہ حق و باطل کے درمیان ایک نمایاں معیار ہے۔ آپؑ کا یہ وصیت کرنا کہ 'میرے جنازے کو رات کی تاریکی میں دفن کرنا' یہ بتاتا ہے کہ آپؑ صرف اپنے اوپر ظلم کرنے والوں ہی سے نہیں بلکہ اس ظلم پر خاموش رہنے والے اہل مدینہ سے بھی ناراض تھیں۔ آپؑ کا یہ عمل خاموش رہ جانے کی گنجائش کو نہیں چھوڑتا۔ دخترِ رسولؐ کی روداد سننے والا یا تو ان کا ساتھ دے اور ان کے مخالف سے براءت کرے یا اپنے آپؑ کو ان لوگوں میں شمار کرلے جن سے سیدہ عالمؑ ناراض تھیں۔

شیعوں کا جرم صرف اتنا ہے کہ انھوں نے ہمیشہ اہلبیتؑ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ دیا۔ ہر اختلاف میں اہلبیتؑ ہی کو حق پر مانا اور ان کا ساتھ دیا۔ ان کا مخالف چاہے وہ کوئی بھی ہو اس کو گمراہ سمجھا اور اس سے براءت کیا۔ معاویہ اور حضرت علیؑ کی جنگ میں حضرت علیؑ کا ساتھ دیا، معاویہ اور امام حسنؑ کی جنگ میں امام حسنؑ کا ساتھ دیا، یزید و امام حسینؑ کی جنگ میں امام حسینؑ کا ساتھ دیا۔ پس اسی طرح شیخین اور حضرت فاطمہؑ سلام اللہ علیہا کے اختلاف میں حضرت فاطمہ (س) کا ساتھ دیا اور دیتے ہیں اور اسی روش پر چلتے رہیں گے۔ اور جس طرح پنجتن کے دیگر مخالفین سے اظہار براءت کرتے ہیں، اسی طرح دختر رسول اور پنجتن پاک علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تمام مخالفین سے بھی براءت کرتے ہیں۔ لہذا تعجب شیعوں پر نہیں بلکہ ان مسلمانوں پر ہے کہ وہ کس طرح پنجتنؑ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے مخالفین سے محبت بھی کرتے ہیں، جبکہ انھیں بھی مخالفین سے براءت کرنی چاہیے۔ جس طرح شیعہ برائت کرتے ہیں تاکہ وصیت و حدیث ثقلین پر صحیح عمل ہو سکے۔